www.novelsclubb.com
ارجوحہ
عفیرہ عارف
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ارجوحہ

از

عفیرہ عارف

www.novelsclubb.com

وقت۔۔۔

جو سرک رہا ہے۔

کبھی انسان کو گھما کر رکھ دیتا ہے۔

حال اور ماضی کے بیچ میں

اور کبھی۔۔۔

ایسے منظر دکھاتا ہے کہ انسان سر تھام لیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

کیا یہ پہیلی ہے؟

یا پھر۔۔۔۔

قدرت کا ایک اور راز۔

ویران گلی کے اطراف کا جائزہ لیتی اس کی آنکھوں میں کچھ غیر معمولی پن سا تھا۔ کچھ انوکھا سا جو انسانوں میں نہیں دیکھا گیا۔ رومال سے چہرہ لپیٹا ہوا تھا جس میں سے اس کے ماتھے کا کچھ حصہ ظاہر تھا۔ اس حلیے میں وہ پر اسرار نہ لگتا اگر اس کی بھوری آنکھیں ویسی نا ہوتیں۔ وہ آنکھوں جو کسی کے انتظار میں تھیں۔ بدلتے موسم میں وہ کھٹے مالٹوں کا جوس بیچ رہا تھا۔ صبح سے بہت سے لوگ اسے نظر انداز کر کے گزر گئے تھے اور جو ایک دو اس کے پاس رکے تھے انہیں بس ذائقہ کی تلاش نے پیسے خرچ کرنے پر مجبور کیا تھا۔ ورنہ اس گلی میں سوائے انتظار کے وہ اور کچھ بھی نہیں کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

رکشہ رکنے اور ٹائر کے چرچرانے کی آواز پر اس کی آنکھیں جو مسلسل حرکت میں تھیں ایک منظر پر آکر رکیں تھیں۔ اگر اس نے چہرہ نا چھپایا ہوتا تو یقیناً اسے مسکراتے ہوئے دیکھا جا سکتا تھا۔ وہ سفید کاٹن سوٹ میں ملبوس آدمی رومال سے ماتھے پر آئی نادیدہ پسینے کی بوندیں صاف کرتے ہوئے رکشے والے کو پیسے ادا کر رہا

تھا۔وہ شخص پیسے دے کر مڑا تھا اور اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھوں کی رنگت بدلی تھی۔وہ آنکھیں جو تھوڑی دیر پہلے بھوری تھیں اب سیاہ ہو چکی تھیں۔جیسے کئی دنوں سے شکار کی تاک میں بیٹھے شیر کی آج بھوک چمک اٹھی ہو۔

وہ شخص ابھی بھی سر جھکائے آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ایک ہاتھ میں سوٹ کیس پکڑے دوسرے ہاتھ میں پکڑے رومال سے ماتھا صاف کرتے اس نے سر اوپر کو اٹھایا تھا۔یہی وہ لمحہ تھا جب سامنے سفید دروازے والے اس بنگلے سے ایک کار نکلی تھی۔ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی وہ لڑکی جس کے بال کھلے تھے اس کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔بدلے میں وہ بھی مسکرایا تھا جیسے صدیوں سے پیاسے مسافر نے ساگر کو دیکھ کر ہی اپنی پیاس مٹتی ہوئی محسوس کی تھی۔

کار اب آگے بڑھ چکی تھی اور اس کے رکے قدم دوبارہ سے گھر کی طرف اٹھ رہے تھے۔

اس منظر میں جو ساکن تھا وہی شخص تھا۔جس کے لب گنگنائے تھے۔

وقت کے چکر میں انسان ماضی اور حال کا فرق بھول جاتا ہے۔"اس کی نظریں مخالف سمتوں میں اپنی منزلوں کو جاتے ان نفوس پر تھیں۔دور کہیں کسی گھر سے ایک راگ اٹھ رہا تھا۔ سنسنی خیز سا وہ راگ ماحول میں پر اسراریت جگا رہا تھا۔

☆==========☆==========☆

یہاں کیوں بیٹھے ہوا حسن؟"وہ باریک کوئیل جیسی آواز اس لمبی سی راہداری کی دیواروں سے ٹکرائی تھی۔ہاتھوں کے پیالے میں چہرہ گرا کر بیٹھے اس بچے نے اپنے نام کی پکار پر سر اٹھایا تھا۔ نظریں اس لڑکی پر پڑیں تھیں جو سفید سادہ سی قمیض، ہم رنگ پاجامہ پر میرون رنگ کا شیفون دوپٹہ گلے میں لٹکائے اسے کچھ تعجب سے دیکھ رہی تھی۔لمبے بالوں کا کچھ حصہ بائیں کندھے پر جب کہ زیادہ حصہ پیچھے کمر پر ڈالا ہوا تھا۔

اس بچے کے ہاتھ میکانکی انداز میں ہلے تھے۔ہوا میں حرکت کرتے اس کے ہاتھوں سے بننے والے لفظ اس لڑکی کی آنکھوں سے دماغ کو پہنچ رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر

میں اس نے اپنے ہاتھ واپس گرا لئے تھے۔وہ لڑکی اب مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ رہی تھی۔

تو یہ مسئلہ ہے جس کی وجہ سے کھانا چھوڑ کر یہاں بیٹھے ہو۔"وہ کچھ سوچنے والے" انداز میں سامنے دیوار پر نظریں گاڑے بول رہی تھی۔سر جھکائے بیٹھے احسن نے سر کو اوپر نیچے حرکت دی تھی۔

یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ ہم اشرف المخلوقات ہیں۔مگر ہمارے پاس جو علم ہے" وہ بہت تھوڑا ہے۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ چند باتوں میں ہمارے پاس نہیں ہے۔اس کے لئے میں vision تو ہے مگر کوئی نیا creativity تمہیں ایک مثال دیتی ہوں۔"اس نے احسن کا چہرہ اپنی طرف کو گھمایا تھا۔

وہ آواز سے محروم سبز آنکھوں والا بچہ اب اشتیاق سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ناہونے کی وجہ سے ہم ایک ہی چیز کی شکلیں vision تمہیں پتہ ہے کوئی نیا" بدل بدل کر اسے "نیا" بنا دیتے ہیں۔جب کہ وہ نیا نہیں ہے بلکہ ہماری

کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جیسے کے کارٹونز۔"اس نے آخر میں اس کے creativity تجسس کو ابھارا تھا۔احسن کی بڑی ہوتی آنکھوں پر وہ مسکرائی تھی۔اس لمبی راہداری جس کے ایک سرے پر اس کا آفس بنا ہوا تھا اور دوسرے سرے پر ایک میڈ فرش کی صفائی کرتی نظر آرہی تھی۔جب کہ راہدری میں سٹاف روم کے علاوہ چند ایک اور بھی کمرے بنے ہوئے تھے۔

دیکھتے ہیں۔ہم یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ لاتعداد مخلوق کا aliens کارٹونز میں ہم" جیسے ہم کارٹونز میں دیکھتے ہیں ویسے ہوتے ہوں aliens خالق ہے مگر کیا یہ گے ؟ہم نے کبھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی یہ مخلوق مگر ان کا ایک خاکہ ہم کے aliens دکھاتے ہیں۔لیکن انسان ناقص العلم ہے اس چیز کی مثال انہیں کی کتنی کمی ہے وہ بھی اس چیز vision خاکوں میں موجود ہے۔ہمارے پاس سے معلوم ہو جائے گی۔"وہ بات کو خوامخواہ طول دے رہی تھی۔ایسا ہر بار اس کے ساتھ ہوتا تھا جب بھی وہ احسن کے ساتھ ہوتی تھی۔

"ان aliens میں بھی دیکھو کیسے انسانوں سے مشابہت رکھ دیتے ہیں۔ان کی آنکھیں دکھاتے ہیں مگر تعداد اوپر نیچے کر دیتے ہیں۔ان کی ٹانگیں، بازو، سر، گردن سب کا idea ہمیں اپنے ارد گرد نظر آتی ہے۔مگر کیا وہ مخلوق ویسے ہی ہو گی؟ یہ ہے ہمارا ناقص العلم۔ہمارے پاس مکمل علم نہیں ہے۔انسان کا وجود میں آنا،ایک شکل میں آنا یہ سب اللہ تعالیٰ کا کمال ہے جو ہم انسانوں میں نہیں ہے۔"

احسن کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی جارہی تھی۔اس کی مخروطی انگلیوں کو ہوا میں حرکت کرتے دیکھ وہ ہمیشہ محظوظ ہوتا تھا۔نینا نے اپنے ہاتھ نیچے گرا لئے تھے۔

"تیزی سے ہو گیا مسئلہ حل؟"اس نے سوال کیا تھا۔احسن نے گردن کو اوپر نیچے جھٹکا دیا تھا۔

"نینا میم۔آپ کے لئے چائے بھجوادوں؟"نینا نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے دیکھا تھا۔سامنے لمبی گرے سکرٹ پہلے مس مارلین دونوں ہاتھ ادب سے باندھے اس سے سوال کر رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اوہ یس مس مارلین۔" وہ ایک بار پھر سے مسکرائی تھی۔" اور اسے بھی لے جائیں کھانا کھائے گا یہ اب۔" احسن کے بال بگاڑتے اس نے مس مارلین سے کہا تھا۔احسن کھڑا ہو کر مس مارلین کی طرف بڑھ گیا اور نینا اپنے آفس کی جانب۔

مس مارلین؟" دو قدم دور جاتی مس مارلین واپس کو مڑی تھیں۔"

کیا یشفین کو میڈیسن دے دی تھی آپ نے؟" اس نے اس بچی کے متعلق سوال کیا تھا جو کئی دنوں سے ملیریا کا شکار تھی۔

جی نینا میم۔اور ہاجرہ کو اس کی ذمہ داری بھی سونپ دی ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔" مس مارلین کی شفیق سی مسکراہٹ پر وہ بے فکر ہوئی تھی۔ گو کہ مس مارلین عیسائی تھیں مگر ان کے قابل اعتبار لوگوں میں سے ایک تھیں۔راہداری میں آگے بڑھتے ہوئے اسے مس مارلین کی آواز سنائی دے رہی تھی جو یقیناً احسن کو دوسرے بچوں کی شرارتوں سے آگاہ کر رہی تھیں۔آوازیں آہستہ ہوتی جا رہی تھیں۔اب اس کی اونچی ایڑھی والی جوتی کی ٹک ٹک راہداری میں سنی جا سکتی تھی۔

آفس کا دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوئی تھی۔آفس کے انٹیریئر میں ویسٹرن ٹچ واضح تھا۔سامنے نظر آتی شیشے کی میز پر ایک تختی پر اس کا نام لکھا تھا"نینا ادریس"۔کرسی کی طرف بڑھنے کی بجائے وہ دائیں جانب موجود کھڑکی کی طرف آئی تھی۔کھڑکی کا پٹ کھولتے ہی ہوا بن بلائے مہمان کی مانند اندر داخل ہوئی تھی۔موبائل کی بیپ پر اس نے ہاتھ میں پکڑا فون آنکھوں کے سامنے کیا تھا۔

آج شام چار بجے۔اقبال پارک۔پلیز!!"میسج پڑھ کر اس نے نظریں دوبارہ" کھڑکی کے باہر دوڑائی تھیں۔ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی جب کہ آنکھیں۔۔۔۔

ان کا رنگ بدلا تھا۔نیلی آنکھوں کا رنگ اب رات کی سیاہی کی مانند تھا۔مسکراہٹ میں تصنع واضح تھا۔اور لبوں میں حرکت ہوئی تھی۔

وقت کی چکی میں پسنے والا شخص جلد ہی حال اور ماضی کا فرق بھلانے والا ہے۔"""

ناجانے اس نے یہ جملہ کس کے لئے استعمال کیا تھا۔اس میسج کرنے والے شخص

کے لئے یا پھر باغ کے بیچ بنے راستے پر مس مارلین کا ہاتھ پکڑ کر چلتے احسن کے لئے۔

☆==========☆==========☆

موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔ میسج پر بلیو ٹک واضح تھے۔ وہ آنلائن بھی تھی۔ مگر وہ جواب نہیں دے رہی تھی۔ آواز پر اس نے ہڑ بڑا کا چولہا بند کیا تھا۔ اس کی چائے بن چکی تھی۔ کپ میں چائے انڈیلتے ہوئے اس کی ہاتھوں کی رگیں پھولی تھیں۔ چائے کا کپ لے کر وہ لاؤنج میں آیا تھا جہاں دیوار میں نصب ایل ای ڈی بنا آواز کے چل رہا تھا۔ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نے ایک بار پھر سے موبائل کو دیکھا تھا۔ مگر ابھی تک اس نے جواب نہیں دیا تھا۔ کُرتے کی جیب میں ہاتھ ڈالتے اس نے پیناڈول کی گولیاں بر آمد کی تھیں۔ صبح سے اس کی طبعیت خراب تھی جس کی وجہ سے وہ آفس سے جلدی چھٹی لے کر آیا

www.novelsclubb.com

تھا۔گولی پیس کر چائے میں ڈالتے اس نے چمچ کے ذریعے اسے حل کیا تھا کہ جانتا تھا گولیاں نگلنا اس کے بس کا کام نہیں ہے۔

یتیموں کا اتنا بڑا ادارہ سنبھالتی ہو۔کچھ مجھ پر بھی رحم کرو۔میں بھی یتیم ہوں۔"""

جب اس سے مزید صبر نا ہوا تو ایک بار پھر سے اسے میسج کر دیا۔چائے کا کپ لبوں سے لگاتے اس نے مسکرانے سے خود کو باز رکھا تھا۔وہ جانتا تھا کہ آگے سے کیا جواب آئے گا۔

"ٹھیک ہے۔"

"تمہیں بھی اس یتیم خانے میں داخل کر دوں اگر کہوں تو۔"

یکے بعد دیگرے دو میسج دیکھ کر وہ دل کھول کر ہنسا تھا۔چائے کا کپ خالی ہو چکا تھا۔گھڑی پر نظر پڑتے اسے افسوس ہوا تھا کہ ابھی تو دو بجے ہیں مزید انتظار نہیں کیا جا سکتا۔چائے کا کپ کچن کیبنٹ پر رکھتے اسے ایک بار پھر سے چکر آئے تھے۔

دیوار کا سہارا لیتے اس نے اپنے چکراتے سر کو ایک ہاتھ سے تھاما تھا۔زمین گھومتی

ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔یوں لگ رہا تھا جیسے کنپٹیوں سے بہتا ٹھنڈا پسینہ اس کی جان نکال رہا ہے۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا۔لمبے سانس لیتے اس نے خود کو پر سکون کیا تھا۔

سر گھومنا اب بند ہو چکا تھا۔وہ کچن سے باہر نکلا تو اسے یاد آیا کہ شام کے کھانے کے لئے کوئی سامان نہیں بچا ہوا۔سبزی لینے کا فیصلہ کرتے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔گولی کھانے کے باعث اسے یقین تھا کہ واپس ایسی حالت نہیں ہو گی۔گھر کا دروازہ کھولتے اس کی نظر آسمان پر پڑی تھی جو برسنے کو تیار تھا۔ہوا ٹھنڈی ہو چکی تھی۔گلی میں سامنے ہی وہ ریڑھی والا ٹھہرا تھا۔اس کے سامنے کوئی بائیک پر رکا تھا۔بائیک والے کے ہاتھ میں موبائل دیکھ اسے خیال آیا کہ وہ موبائل لاؤنج میں بھول گیا تھا۔وہ واپس کو مڑا تھا۔

دروازے کا ہینڈل تھامے اسے ایک بار پھر سے ویسا محسوس ہوا تھا۔سر کا بھاری ہونا ،زمین کا گھومنا، کنپٹیوں پر بہتا ٹھنڈا پسینہ۔ایک دم سے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

جان نکلنے کو تیار تھی۔اس نے اپنے کانوں میں گھنٹیاں بجتی محسوس کی تھی۔اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس پتے کی مانند ہو رہا ہے جو خزاں کے موسم میں درخت سے جدا ہوتا ہے۔آخری چیز جو اس نے محسوس کی وہ اندھیرا تھا۔گھپ اندھیرا۔۔۔۔۔

☆==========☆==========☆

اس کو اپنے پاس بہت سی آوازیں سنائی دی تھیں۔یوں لگتا تھا کہ وہ پانی کی گہرائیوں میں ڈوب رہا ہے اور آس پاس پانی کی غٹا غٹ کے کوئی آواز نہیں ہے۔خود کو ہوش میں لانے کے لئے اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ کر کھولی تھیں۔اپنے سامنے گہرے نیلے آسمان کو دیکھتے وہ ہڑبڑا کا اٹھ بیٹھا۔ہاتھ میں بندھی گھڑی کو دیکھتے وہ گلی میں تیز تیز بھاگتے ہوئے اس بنگلے تک آیا تھا۔

وہ میرا انتظار کرتی رہی ہو گی "اسے خود پر غصہ آیا تھا وہ کیسے اتنی دیر تک بیہوش رہ" سکتا ہے۔یہ وہ آخری موقع تھا جو اسے ملا تھا۔اسے نینا کا فیصلہ چاہیے تھا کہ وہ اس

سے شادی کرے گی یا نہیں مگر اس کی تاخیر سے وہ ضرور ناراض ہو گی۔ ذہن میں چلتی باتوں کو جھٹکتے ہوئے وہ گیٹ کے قریب ہوا تو ایک گارڈ اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

جی صاحب کوئی کام ہے؟" وہ گارڈ اس نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ مگر کیا فرق پڑتا" ہے ایک لمحہ میں تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

آپ نینا صاحبہ کو بلا دیں ایک منٹ کے لئے۔" اس نے منت کرنے کے انداز میں" کہا تھا۔ موبائل کو گھر سے اٹھانے کی کوشش اس نے نہیں کی تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ ہوا میں خنکی بڑھ گئی ہے۔

گارڈ نے اسے اوپر سے نیچے تک گھورا تھا۔" یہاں کوئی نینا صاحبہ نہیں رہتیں۔" گارڈ کے کہنے پر وہ ہنسا تھا۔ نینا جب اس سے ناراض ہوتی تھی تو وہ یہی کرتی تھی۔

اس کو اطمینان ہوا مگر۔۔۔۔۔۔۔ایک لمحہ میں تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اچھا آپ میری ادریس صاحب سے ملاقات کروادیں۔" مسکراہٹ روکتے اس" نے نینا کے والد سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

ادریس صاحب تو دو سال پہلے یہ بنگلہ بیچ کر جا چکے ہیں۔" گارڈ نے اطلاع دی یا بم" گرایا اسے معلوم نہ ہو سکا۔ ادریس صاحب یہ بنگلہ کب بیچ کر گئے؟ سوال نے سر اٹھایا تھا۔

کیا ادریس صاحب کی بیٹی اب یہاں نہیں ہے؟" اس کے حلق سے پھنسی ہوئی" آواز نکلی تھی۔ اگر دو سال پہلے یہ بنگلہ بیچا جا چکا ہے تو نینا کیوں یہاں تھی؟ اسے ایسا لگا کہ تھوڑی دیر پہلے جو بات اس کے کانوں میں پہنچی تھی وہ مذاق نہیں تھی۔ کنپٹیوں سے بہتے پسینے اور خنک ہوا اسے کچھ اور بات کہہ رہی تھی۔ ایک لمحہ میں تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

ان کی دو سال پہلے ہی موت ہو چکی ہے صاحب۔" گارڈ اب بندوق کو پیروں میں" رکھے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ رہا تھا۔ شاید ہوا میں واقعی خنکی زیادہ تھی۔

وہ بے یقینی سے پلٹا تھا۔ دو سال۔۔۔۔اس کے لب ہلے تھے۔ مگر وہ بے یقین تھا۔ ابھی دوپہر میں تو وہ اسے دیکھ چکا تھا۔ اس سے بات کر رہا تھا۔ وہ دیوانہ وار سڑک کی طرف لپکا تھا۔ موبائل اٹھانے کا ہوش نہیں تھا۔ اس کی منزل اب یتیم خانہ تھی۔ وہ وہی نینا سے ملے گا۔ دل میں طرح طرح کے خیالات سر اٹھا رہے تھے۔ مگر وہ ان کو سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

سڑک پر بھاگتے ہوئے اس نے محسوس کیا تھا کہ رش معمول سے کام ہے۔ تقریباً پندرہ منٹ تک دوڑتے ہوئے اسے اپنے سامنے اس گیٹ کو دیکھا تھا جو بدل چکا تھا۔ اس گیٹ پر لکھا نام اب بدل چکا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ مگر ایک لمحہ میں تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس نے خود کو تسلی دینے کی کوشش کی تھی۔

☆==========☆==========☆

اگلے پندرہ منٹ میں اسے ایک آفس میں بٹھا دیا گیا تھا۔ یہ وہی دفتر تھا جو اس کے نزدیک نینا کی تھا مگر وہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ دروازہ پر بدلا ہوا نام دیکھ کر اس نے

www.novelsclubb.com

مالک سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا جس پر گارڈ اسے یہاں بٹھا گیا تھا۔ پچھلے پندرہ منٹ سے دو چیزیں اس کی نگاہوں کا مرکز تھیں۔ایک وہ نیم پلیٹ جس پر "نینا ادریس" کی بجائے "خواجہ فرید" لکھا ہوا تھا اور دوسرا وہ کلینڈر جس پر لکھی تاریخ ستائیس نومبر تھی۔ وہ اپنی حالت سے انجان تھا۔اسے نہیں معلوم کہ تیرہ اکتوبر سے ستائیس نومبر کا دن کیسے آیا۔ کیا وہ اس سارے عرصے میں بے ہوش پڑا رہا تھا۔اگر وہ بے ہوش بھی تھا تو نینا کہاں ہے؟ وہ گارڈ کیوں بول رہا تھا کہ وہ نینا مر چکی ہے۔بہت سے سوال اس کے اندر کہیں دم توڑ رہے تھے۔

بہت معذرت آپ کو اتنا انتظار کروایا۔" آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔" اس نے اپنے سامنے اس شخص کو دیکھا تھا جس کا سر بالوں سے آزاد اور توند باہر کی دنیا کو گلے لگائے ہوئے تھی۔اس شخص کی آواز اس کی جسامت سے کئی گنا زیادہ بھاری تھی۔

کوئی بات نہیں دراصل میں نینا کا دوست ہوں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں؟" اس نے اپنے لفظوں کو انجان پایا تھا۔

ان کا دو سال پہلے کار ایکسیڈنٹ ہوا تھا جب وہ اپنے دوست کے ساتھ گھر جا رہی تھی۔ یہی اقبال پارک کے سامنے ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ پھر ادریس صاحب یہ یتیم خانہ مجھے دے کر یہاں سے زیارت چلے گئے اپنے آبائی گاؤں۔" وہ شخص بہت زیادہ بولتا تھا شاید مگر اس کے کانوں میں اس کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔ وہ بس کسی غیر مرئی نقطے پر نظر رکھے ہوئے ان سوالوں کو سن رہا تھا جو اس کے اندر تھے۔

www.novelsclubb.com

کیا میں آپ کے موبائل سے ایک کال کر سکتا ہوں۔ پلیز" وہ ناامید نہیں ہونا چاہتا تھا۔ ایک آخری کوشش۔۔۔ وہ اپنی الجھنیں نہیں سدھار پا رہا تھا۔ سامنے بیٹھے اس شخص کی زبان پر بریک لگی تھی۔ زبردستی مسکراتے اس نے اپنا موبائل اسے

تھمایا تھا۔فون ہاتھ میں پکڑتے اس نے دعا کی تھی کہ یہ کوئی خواب ہو فون نینا اٹھائے اور اس سے بات کرے۔دیر سے آنے پر کوئی اتنا بڑا مذاق کرتا ہے کیا۔

وہ فون نمبر ڈائل کر رہا تھا۔اس کے ہاتھوں کی لغزش اب واضح ہو رہی تھی۔وہ کچھ کھونے والا تھا یا بہت کچھ کھو چکا تھا اسے معلوم نہیں تھا۔فون کان سے لگاتے اس نے دل کا پھٹنا محسوس کیا تھا۔فون واپس کرتے اس کے لب مسکرانہ سکے ہونٹوں نے کوئی لفظ ادا کرنے سے بھی انکار کر دیا۔یہ کیا ہو رہا ہے۔

نجانے کتنے یار تھے اس کے۔"دروازہ بند کرتے اس نے اس شخص کی تنفر میں" ڈوبی آواز سنی تھی۔مگر اس کے لب سلے ہوئے تھے ورنہ وہ چلا کر کہنا چاہتا تھا کہ پندرہ سالوں سے نینا ادریس کا صرف ایک ہی دوست تھا اور وہ ابراہیم کریم تھا۔

گیٹ سے باہر نکلتے اس نے گارڈ سے پوچھا تھا کہ آج کیا تاریخ ہے۔کہیں دل میں یہ امید تھی کہ ہو سکتا ہے کہ اندر اس یتیم خانے کا مالک بنا بیٹھا شخص اس سے مذاق کر

www.novelsclubb.com

رہا ہو۔ گارڈ نے اس مجنوں کے حلیے میں کھڑے شخص کو تاریخ بتائی تھی۔ وہی تاریخ جو وہ سننا نہیں چاہتا تھا۔ وہی تاریخ جو ایک لمحہ میں آئی تھی اس کے لئے۔

وہ سڑک پر نکل آیا تھا ذہن اس شخص کی باتوں میں اٹکا ہوا تھا۔

ان کا دو سال پہلے کار ایکسیڈنٹ ہوا تھا جب وہ اپنے دوست کے ساتھ" گھر جا رہی تھی۔" مگر اس کا دوست تو صرف وہی ایک ہی تھا۔ تو کیا وہ بھی۔۔۔؟

سڑک پر گھٹنوں کے بل گرتے اس نے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس کیا تھا۔ کنپٹیوں سے بہتا ہوا پسینہ سلگتے ہوئے لاوے کی طرح تھا۔ کانوں میں بجتی گھنٹیاں اب کی بار کچھ زیادہ تیز تھیں۔ اس کے ہاتھ کانوں کی طرف بڑھے تھے۔ وہ چلانا چاہتا تھا۔ مگر آواز دب چکی تھی۔ جان کا نکلنا کیسا ہوتا تھا اس نے آج جانا تھا۔ سڑک پر اوندھے منہ گرتے اس نے شدت سے موت چاہی تھی۔

☆==========☆==========☆

غنودگی کی حالت میں اس نے اپنی آنکھوں میں ایک تیز روشنی چبھتی ہوئی محسوس کی تھی۔کچھ غیر واضح آوازیں۔اپنی رگوں میں چبھتی ہوئی سوئی اور پھر اندھیرا۔

اب کی بار اس کی آنکھوں نے منظر دیکھا وہ ایک بے رنگ دیوار تھی۔ جسم ٹوٹا ہوا لگتا تھا۔آس پاس پھیلی دوائیوں کی بو اس کے ہسپتال میں ہونے کا اعلان کر رہی تھی۔اسے یوں لگا جیسے اس کی ایک آنکھ بند کر دی گئی ہے۔اس نے اپنی کھلی آنکھ بھی بند کر دی تھی۔

ابراہیم "کوئی اس کے قریب سے بولا تھا۔اس کی آنکھ پٹ سے کھلی تھی۔"

کیسا محسوس کر رہے ہو اب؟"وہ وہیل چیئر پر بیٹھے اس سے سوال کر رہے تھے۔"

درد،بے یقینی۔"یہی دو الفاظ اسے اپنی حالت کے پیشِ نظر بہترین لگے تھے۔"

ان کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔وہ درد جو وہ ایک ہفتے سے دل میں دبائے بیٹھے تھے وہ گرم سیال کے روپ میں بہہ نکلا تھا۔"مجھے اس فون پر یقین نہیں آیا جس میں مجھے

بتایا گیا کہ میری بیٹی۔۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے اور وہ حیرت اور غم کے ملے جلے جذبات میں انہیں دیکھے گیا۔

آج کیا تاریخ ہے؟" اس کے لبوں سے مری ہوئی آواز خارج ہوئی تھی۔ اسے" نہیں معلوم تھا وہ یہاں کیا کر رہا ہے۔

تین اگست۔" وہ روتے ہوئے بول رہے تھے۔ اسے بتا رہے تھے کہ نینا کی لاش" پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ حادثہ خطرناک تھا۔ پارک کے سامنے رش ہونے کی وجہ سے انہیں ہسپتال تو پہنچا دیا گیا تھا مگر نینا اس وقت تک اس دنیا سے منہ موڑ چکی تھی۔ وہ اور بھی بہت کچھ بتا رہے تھے مگر وہ نہیں سن رہا تھا۔" کیا اب میں وقت میں پیچھے چلا گیا ہوں؟" اس نے خود سے سوال کیا تھا۔ مگر جواب نہ ملا۔

میں نے بنگلہ بیچ دیا ہے۔ یتیم خانے کی ذمہ داری فرید کو سونپ دی ہے۔ میں" سوچ رہا تھا کہ زندگی کے بچے ہوئے سال زیارت جا کر گزاروں۔ مگر تمہارے فکر ہو رہی تھی۔ گو کہ میں کسی کام کا نہیں ہوں مگر تمہارے ساتھ کچھ وقت گزارنا

چاہوں گا۔"ان کی دکھ سے چور آواز ان کے دل کی حالت بیان کر رہی تھی۔ مگر آج اس کے پاس تسلی کے لئے الفاظ بھی نہیں تھے۔

"یہ کون سا سال ہے؟" وہ ابھی تک گردن ان کی طرف جھکائے بات کر رہا تھا۔ آواز بڑی مشکل سے نکلتی تھی۔ ایک آنکھ جو پٹیوں سے آزاد تھی اس سے پانی نکل رہا تھا۔ نجانے وہ آنسو تھے یا پھر پانی۔

"2021 میرے لئے غم کا سال ایک سیاہ سال۔ میری روشنی مجھ سے چھن چکی ہے ابراہیم۔ یہ بچے پہلے کیوں چلے جاتے ہیں؟" وہ دو سال پیچھے جا چکا تھا۔ مگر اسے درد محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ وہ بس ادریس صاحب کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے انہیں اتنا کمزور کبھی نہیں دیکھا تھا۔ نا ان کی بیوی کی وفات پر اور نا اس وقت جب وہ معذور ہوئے تھے۔ وہ ایک زندہ دل شخص تھے مگر آج سے نہیں رہے تھے۔

"وقت ظالم ہے۔ اس نے مجھے ارجوحہ بنا ڈالا۔ ایک پینڈولم۔ جو کبھی ماضی میں بھٹک جاتا ہے تو کبھی مستقبل کی آندھیاں اسے دور جا کر پلٹ دیتی ہیں۔ میں کہاں

تھا؟میں کیسے تھا؟" وہ ایک بار پھر غنودگی میں جا رہا تھا۔اس کی بڑبڑاہٹ ادریس صاحب کو سمجھ نا آئی وہ بس اسے نیند میں جاتا ہوا دیکھ رہے تھے۔اس شخص کو جس سے انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ نینا کی پڑھائی مکمل ہوتے ہی وہ ان دونوں کی شادی کر دیں گے۔ مگر زندگی کا کیا بھروسہ۔۔۔۔ایک لمحہ میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

وہیل چیئر پر بیٹھے وہ قسمت کے سامنے نوحہ کناں تھےاور غنودگی میں جاتا ابراہیم ایک بار پھر سے وقت کے چکر کی لپیٹ میں آنے والا تھا۔ نجانے اب وہ کس وقت میں جاتا ہے۔ نجانے اب ایک لمحہ میں کیا بدلنے والا تھا۔

☆==========☆==========☆

www.novelsclubb.com

ختم شد